(۱) اسرائیل فوری طور پر مغربی کنارے کا 13.1 فیصد علاقہ خالی کردے گا۔ (۲) فلسطین اسرائیل کے خلاف ساری تشددانہ اور احتجاجی کاروائیاں روک لے گا۔ (۳) اسرائیل وہ اقدامات حقیقی طور پر کرے گا جن سے فلسطین کی خودمختاری کو عملی صورت ممکن ہو۔ (۴) اسرائیل فلسطین کے تین ہزار پانچ سو قیدیوں میں سے سات سو پچاس کو رہا کرے گا۔ (۵) تنظیم آزادی کو اپنے چارٹر سے اسرائیل اور یہودیوں کے خلاف تمام دفعات حذف کرنا ہونگی۔ اس معاہدہ کو حماس اور اسلامی جہاد تنظیم سمیت دیگر تمام جہادی وسیاسی تنظیموں نے مسترد کردیا ہے۔ یہ قومیں اسرائیل کے ساتھ تعاون اور اشتراک کے عمل کے خلاف ہیں۔ اس لیے کہ انہیں یہودیوں کی تاریخی دغابازی اور ماضی کے متعدد معاہدوں کا حال معلوم ہے۔ اسرائیل اور امریکہ نے کئی معاہدے اس سے پہلے بھی یاسر عرفات کے ساتھ طے کیے ہیں۔ لیکن ہر معاہدہ اسرائیل کی ہٹ دھرمی کے باعث ناکام ہوا۔ موجودہ معاہدہ بھی بظاہر کچھ کچھ فلسطین کے حق میں معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی حماس اور دیگر آزادی فلسطین کیلئے جہادی تنظیموں کی انتھک جدوجہد اور لازوال قربانیوں کے باعث اسرائیل تھوڑا بہت پسپا ہوا ہے۔ ماضی کے تلخ تجربات اور صیہونی سازشوں کے نتیجہ میں موجودہ معاہدہ کیا رنگ لائے گا ۔۔۔۔۔؟ ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاہدہ سے مختلف جہادی تنظیموں کو آپس میں لڑایا جارہا ہے۔ فلسطینیوں اور مسلمانوں کی اصل منزل القدس کی مکمل آزادی ہے۔ اس سے کم کسی چیز پر نا تو فلسطینی راضی ہونگے اور نہ ہی عالم اسلام۔

امیرالمومنین ملامحمد عمر کے چند انقلابی اقدامات

تحریک طالبان کے سربراہ امیرالمومنین ملامحمد عمر طال اللہ عمرہ نے اپنی فراست مومنانہ سے دنیا کو اس وقت انگشت بدنداں کردیا جب انہوں نے افغانستان میں ہزاروں سالہ پرانی روایات کو ایک اسلامی فرمان کے ذریعہ ختم کردیا جس میں لڑائی جھگڑوں میں قبیح رسم کے مطابق صلح کے طور پر مخالف کو عورتیں دیجاتی تھیں اس طرح بیوہ کی شادی بھی وہاں عیب سمجھی جاتی تھی ان کی شادی پر ترغیب کیلئے بھی آپ نے احکامات جاری کئے ہیں نیز آپ نے عورتوں کے تمام تعلیمی ادارے ازسرنو کھول دیے ہیں جس میں پردے کے اہتمام اور غیرمحرم مردوں اور لڑکوں کے ساتھ اختلاط کے بغیر خواتین اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گی۔ نیز ایران کے تمام جنگی مجرم بھی خیرسگالی کے طور پر رہا کردیے گئے۔ ہم ان انقلابی اقدامات پر امیرالمومنین اور تحریک طالبان کو مبارکباد دیتے ہیں۔